"بینات" کراچی، کہ احباب دیوبند کا ایک مشہور ماہنامہ ہے، کا شمارہ نمبر ۲ اور ۳ ہمارے سامنے ہے۔ ان دونوں شماروں میں اہل حدیث پر حسب عادت "نظرِ کرم" کی گئی ہے۔

ہمیں بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بعض احباب جب تک اہلحدیث پر کرم فرمائی نہیں کر لیتے، انہیں خدمتِ دین تشنۂ تکمیل ہی نظر آتی ہے حالانکہ ان سے تعرض کیے بغیر بھی اپنی ترکتازیوں کے ثبوت مہیا کیے جا سکتے ہیں۔

دیوبندی اہل حدیث تنازعات میں میرا ذاتی رویہ یہ رہا ہے کہ علمی اختلاف کا اظہار تو بہرصورت حدود ادب میں روا اور جائز ہے، لیکن طنز و تعریض اور طعن و تشنیع کسی حال میں بھی درست اور روا نہ [illegible] چاہیے۔

یہی سبب ہے کہ "ترجمان" میں کہ ایک عرصہ تک میں عملاً اس کے معاملات سے لاتعلق رہا، اگر کوئی ایسی بات چھپ گئی تو میں نے فوراً اس کی اشاعت بند کرا دی اور اسے علمی بحث تک محدود رکھنے کی تلقین کر دی مگر افسوس کہ اہل حدیث کے حریف نہ ہوتے ہوئے بھی بعض دوست اپنی دراز دستیوں سے باز نہیں آتے۔

"بینات" کے شمارہ ۱، ۲ (جون جولائی ۱۹۷۹ء) میں اہل حدیث پر اتنا زبردست بہتان باندھا گیا ہے کہ میں نے اپنی پوری زندگی میں ایسا بہتان کبھی نہ سنا اور پڑھا، مگر میں خاموش رہا لیکن شمارہ نمبر ۳ میں پھر اسی طرز پر تہمت طرازی اور دشنام طرازی کی گئی اور پھر بے اختیار دل بھر آیا کہ

انسان ہوں پیالہ و ساغر نہیں ہوں میں

میں اس دفعہ صرف اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں کہ مرتب "بینات" نے لکھا ہے کہ:

"میں نے بعض اہل حدیث حضرات کو اپنے کانوں سے حضرت عمرؓ کے بارہ میں ناروا الفاظ کہتے سنا ہے۔" (بینات ص ۳۲ شمارہ جون جولائی ۷۹ء)

اور ہم یہ کہتے ہیں کہ مرتب صاحب کسی ایک اہل حدیث کا نام بتلائیں جو نعوذ باللہ اس کا تصور بھی جائز سمجھتا ہو، وگرنہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین!

جناب! یہ اہل حدیث کا شیوہ نہیں بلکہ ان کا ہے جو اپنے بزرگوں کے اقوال کے مقابلہ میں حضرات صحابہؓ کو عیاذاً باللہ! "بے سمجھ" اور "نادان" سمجھتے اور اپنی اصول

کی کتابوں میں لکھتے ہیں۔

ثانیاً، مرتب کے مبلغ علم کا اندازہ اہل حدیث سے اجماع امت کی مخالفت کے بارہ میں ان کی دو مثالوں سے اور تقلید کی شان میں قصیدہ خوانی سے بھی ہوتا ہے۔ جس شخص کو "اجماع امت" کی اصطلاح اور تقلید کی تعریف سے بھی واقفیت نہیں، اس بے چارہ نے اگر جھوٹ اور افتراء کے سہارے نہیں لینے تو اور کیا کرنا ہے؟

شمارہ نمبر ۳ بابت رمضان المبارک ص ۱۶ میں ہے کہ:

"اہل حدیث کے باطل ہونے کی دوسری علامت یہ ہے کہ وُہ بے لکھے پڑھے عوام کو سلف صالحین سے بدظن کر کے لامذہب بناتے ہیں!"

اس سلسلہ میں مزیدار بات یہ ہے کہ مرتب "بینات" نے سابقہ شمارہ میں اعتراف کیا ہے کہ:

"اسلام کی پہلی چار صدیوں میں تقلید (بالفاظِ دیگر حنفیت) کا کوئی وجود نہ تھا" (بینات شمارہ ۱۲،۱۱ بابت جون جولائی ۱۹۷۹ء)

تو پھر سلف صالحین کن کے ہوتے؟

جو ان کے نقش قدم پر چلے اور براہِ راست کتاب وسنت سے احکام و مسائل اخذ کیے؟

یا ان کے جنھوں نے ان کے برعکس ان کی مخالفت کرتے ہوئے اشخاص معین کی تقلید واجب کر لی جس کے لیے قرآن وسنت میں کوئی دلیل ان کے پاس موجود نہیں ہے

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

اور پھر ایسے نام نہاد سلف صالحین "بینات" والوں ہی کو مبارک ہوں جو یہ فتوے دیتے ہیں کہ:

"اگر کسی نے جانور کے ساتھ بدفعلی کی اور انزال ہو گیا تو روزہ فاسد ہے، قضا ضروری ہے، کفارہ ضروری نہیں۔"

(بینات شمارہ ۳ ص ۱۵، بابت رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ مطابق ۷۹ء)

نیز:

"کسی اجنبی عورت یا مرد کو شہوت کے ساتھ مس کرنے یا بوسہ لینے سے

اگر انزال ہو گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا، قضا ضروری ہے کفارہ نہیں" ۔
(وہی حوالہ)

اور:
"روزہ کی حالت میں مشت زنی کرنے سے اگر انزال ہو گیا تو روزہ
فاسد ہے، قضا ضروری ہے، کفارہ نہیں" (وہی حوالہ)

بندگانِ رب ! اگر یہی تمہارے فتوے اور یہی تمہارے سلف صالحین ہیں تو اہل حدیث بے شک عوام کو ان سے بدظن اور برگشتہ کرنے کے اقراری مجرم ہیں — اور اگر یہی دین ہے تو ایسا دین تمہیں ہی مبارک ہو ہم اس کو دین ماننے کے لیے تیار نہیں جو جانوروں کے ساتھ بدفعلی کی بھی اجازت بخشتا ہو اور غیر اخلاقی حرکات کے ارتکاب کی بھی۔

اور قیامت کے دن تم ان کو لے کر اور ہم ان بیہودہ گوئیوں کی مخالفت کو لے کر رب کے حضور حاضر ہوں گے اور وہاں احکم الحاکمین یقیناً ہمارے تمہارے درمیان بہتر انصاف فرماویں گے۔

افسوس کہ ایک ایسے وقت میں جب اہل بدعت اور خرافی نظریات کے حاملین ان حضرات کو اپنا نشانہ بنائے ہوئے ہیں اور ان کی مساجد پر آئے دن قبضے جما رہے ہیں، ان کو مخالفت اور نیش زنی کے لیے اہل حدیث کے علاوہ کوئی جماعت نظر نہیں آئی جس کو یہ اپنی بے علمی کی بناء پر تیرھویں صدی کی پیداوار کہتے اور خود اپنی ہندوستانی خانہ ساز خود ساز نسبتوں پر ناز اور انہیں اپنی کلاہ افتخار کی زینت جانتے ہیں۔

فهل من متذكر يتذكر ؟

ہم اس دفعہ اسی پر اکتفا کرتے ہوئے امید رکھیں گے کہ "دوست" اپنی طرزِ گفتگو اور اپنی توپوں کے رُخ کو تبدیل کر کے ان کا ہدف انہی کو بنائیں گے جو حقیقتاً ان کے حریف ہیں۔ وگرنہ گفتگو ہر شخص سے اسی کی زبان میں کی جا سکتی اور اس کی علمیت کو کسوٹی پر پرکھا جا سکتا ہے ———— وباللہ التوفیق !

احسان الٰہی ظہیر